Name : Mohd. Khalid

Supervisor Name : Prof. Wajeehuddin Shehpar Rasool

Department of Urdu, Jamia Millia Islamia, New Delhi

Urdu Aur Hindi main Bachchon Ke Nasri Adab Ka Taqabuli Mutalah

تلخیص

بچے کسی ملک یا قوم کا ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کا مستقبل اور سرمایہ ہیں۔ یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ بچے قوم کی امانت ہیں اور مستقبل کا دارومدار انہیں پر ہے۔ معاشرے کا وجود ان ہی ننھے منوں سے تشکیل پاتا ہے۔ بچوں کی تعلیم وتربیت بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے تاکہ صالح معاشرہ وجود میں آسکے۔ جیسی ان کی تعلیم وتربیت اور پرداخت ہوتی ہے ویسا ہی معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ اگر ان کی تعلیم وتربیت صحیح نہج اور صحیح خطوط پر ہوجائے تو ان میں اوصافِ حمیدہ پیدا ہوجائیں اور ایک صالح اور مہذب معاشرہ وجود میں آجائے۔ کسی ملک کی ترقی کا راز انہیں مہذب شہریوں میں مضمر ہے۔ ایک مہذب اور صالح معاشرے کو وجود میں لانے کے لیے بڑوں پر یہ ذمے داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بچوں کی مناسب تعلیم وتربیت کا نہ صرف انتظام وانصرام کریں بلکہ شعوری اور عملی طور پر اس کی حفاظت بھی کریں۔ ان کے لیے اچھا ادب تخلیق کریں۔ ان کو جس طرح کا ادب پڑھنے کو دیا جائے گا ویسا ہی ان کا ذہن بنے گا، ویسے ہی رجحانات ہوں گے اور ویسا ہی مستقبل میں ان کے ذریعے ادب تخلیق ہوگا۔ ان ننھے منوں کے ذہنوں کو صاف وشفاف بنانا ہوگا۔ تبھی صالح اور ترقی یافتہ معاشرہ وجود میں آسکتا ہے اور اچھے ادب کے تخلیق کی امید کی جاسکتی ہے۔

بچوں کی جسمانی نشو ونما کے لیے مناسب سہولیات فراہم کرنے کے علاوہ عمدہ ذہنی تربیت کا انتظام بھی ضروری ہے۔ ان کی عمر، ذہانت، نفسیات اور ضروریات کے مطابق ادبی مواد مہیا کیا جائے۔ جو نہ صرف تفریحی ہو بلکہ ان کی معلومات میں اضافہ بھی کرے۔ ان کے کردار کو اعلا وارفع بنائے۔ مستقبل کا اچھا اور کامیاب انسان بننے کی راہ ہموار کرے۔

افسوس وحیرت کا مقام ہے کہ ہمارے معاشرے میں بچوں کی اہمیت اور شخصیت پر عام طور پر توجہ نہیں دی گئی اور ان کی انفرادی حیثیت کو اکثر نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ بڑے انہیں جیسا بنانا چاہتے ہیں، جن خطوط پر چلانا چاہتے ہیں اور جس قسم کی تعلیم وتربیت ان کے لیے مناسب تصور کرتے ہیں، بچوں کو مجبوراً انہیں خطوط پر چلنا پڑتا ہے۔ خاص طور پر برِصغیر کے بچے اپنی پسند اور ناپسند کے مجاز نہیں بلکہ ان کو دوسروں کی مرضی کے ماتحت رہنا پڑتا ہے۔ بچوں سے یہ بے اعتنائی بچوں کے ادب سے غفلت کا سبب بنی۔ اسے بچکانہ سمجھا گیا۔ نظر انداز کیا گیا۔ اس موضوع پر جس سنجیدگی سے غور وفکر کیا جانا چاہیے تھا، جتنی اہمیت دی جانی چاہیے تھی اس سے پہلو تہی کی جاتی رہی ہے۔ ہمارے بڑے بڑے ادیبوں، شاعروں، نقادوں اور محققین نے بچوں کے ادب پر قلم اٹھانا کم تر اور کسرِ شان سمجھا۔ یہی وجہ رہی کہ اردو اور ہندی دونوں زبانوں میں بچوں کے ادب کا سرمایہ کیفیت اور کمیت دونوں اعتبار سے ناقص اور کمزور ہے۔ زیادہ تر ایسا سرمایہ ہے جس میں بچوں کی ضروریات، نفسیات، عمر، ان کی ذہنی سطح اور دلچسپیوں کا مطلق خیال نہیں رکھا گیا ہے۔ بچوں کو سب سے پہلے درسی کتابیں پڑھنے کو ملتی ہیں۔ جن میں شامل مواد بچوں کی نفسیات، ضروریات اور دلچسپیوں سے عاری ہوتا ہے۔ اس میں پند وموعظت اور کچھ

سکھانے کی کوشش کی جاتی ہے، جو بچوں کے لیے کڑوی دوا کے مانند ہے۔لیکن سابقہ چند سالوں سے اردو اور ہندی ادبا و شعرا، محققین اور ناقدین نے ادبِ اطفال کی طرف توجہ دینی شروع کی ہے۔خاص طور پر ہندی ادبِ اطفال کافی ثمر آور ہوا ہے۔آزادی کے بعد چونکہ ہندی کو سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا اور اسے کلی طور پر سرکاری سرپرستی حاصل ہوئی۔اس لیے ہندی ادبِ اطفال پر بھی خاطر خواہ توجہ دی گئی۔

بچوں کی اردو اور ہندی کہانیوں کے تجزیاتی اور تقابلی مطالعے سے یہ نتائج اخذ کیے جاتے ہیں کہ دونوں زبانوں کی بیشتر کہانیاں اخلاقی اور اصلاحی نقطۂ نظر کی حامل ہیں۔ ہندی کہانیوں کے بالمقابل اردو کہانیاں زیادہ تر کرداروں کے ذریعے مکالماتی انداز میں ابھاری گئی ہیں۔ جب کہ ہندی کہانیوں کا انداز بالعموم بیانیہ (Reporting) ہے۔اردو کہانیوں کا اسلوب بیان ہندی کہانیوں سے زیادہ شگفتہ، حساس اور جذباتی ہے۔اردو مصنفین نے تشبیہات اور کنایوں کا بھی خوب استعمال کیا ہے۔کہیں کہیں شعریت آمیز نثر کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔زبان و بیان کے اعتبار سے اردو اور ہندی کہانیاں عام طور پر عربی اور فارسی زبانوں سے متاثر نظر آتی ہیں۔خاص طور پر شروعاتی دور کی کہانیاں جن میں عربی اور فارسی الفاظ کا خوب استعمال کیا گیا ہے۔ابتدائی ہندی کہانیاں صرف رسم الخط کے اعتبار سے مختلف ہیں۔لیکن ان کا اندازِ بیان اور الفاظ سب کچھ اردو جیسا ہی ہے۔جن میں مخلوط زبان استعمال کی گئی ہے۔ دیوناگری رسم الخط اور چند سنسکرت الفاظ کی آمیزش کر کے اس کو ہندی بھاشا قرار دیا گیا۔اردو کہانیوں میں زیادہ تر معیاری زبان استعمال کی گئی ہے۔جب کہ ہندی کہانیوں میں کہیں کہیں عامیانہ اور سطحی زبان بھی استعمال کی گئی ہے۔کہیں کہیں غیر ضروری باتیں، جملوں میں بے ترتیبی، بے ربطی، تسلسل کی کمی اور غیر ضروری تفصیلات پائی جاتی ہیں۔اردو کہانیوں کی زبان زیادہ تر محاورے دار ہے جب کہ ہندی میں اردو کے مقابل یہ عنصر کم ہے۔ ہندی کہانیاں عام طور پر زیادہ کرداروں والی ہیں جب کہ اردو کہانیاں کم کرداروں والی ہیں۔ بالعموم اردو کہانیاں تین، چار اور پانچ کرداروں والی ہیں۔زیادہ کردار بچوں کی کہانیوں میں بہتر نہیں۔ بچے کرداروں میں الجھ کر رہ جاتے ہیں اور وہ کہانی کی تفہیم کو نہیں سمجھ پاتے ہیں۔جس سے کہانی کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ ہندی کہانیوں میں اردو کہانیوں کے بالمقابل قصہ پن یا کہانی پن کمزور ہے۔اردو کہانیوں میں دلچسپی، حیرت و استعجاب اور طنز و مزاح کی چاشنی کہیں زیادہ ہے۔ ہندی کہانیاں بچوں کی ذہنی سطح اور ان کی عام زندگی سے زیادہ ربط رکھتی ہیں۔ بیشتر کہانیوں میں ہندوستانی ماحول نظر آتا ہے۔جب کہ اردو کہانیاں اس معاملے میں کمزور ہیں۔اردو کہانیوں کی زبان زیادہ تر بچوں کی ذہنی سطح سے مشکل نظر آتی ہے۔ ہندی کہانیوں میں تخیلی عنصر اردو کہانیوں کے مقابل کم ہے۔اردو اور ہندی دونوں زبانوں کی کہانیوں کا خاتمہ اکثر حیرت و استعجاب اور جذباتی انداز میں ہوتا ہے۔